331

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

غلام احمد قادیانی

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا — ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی شش ماہی سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۷۶ | مورخہ ۱۲ ر جنوری ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ ر جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن تا حال پوری صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں ٭

خان صاحب ذوالفقار علیخان اور مولوی فضل الدین صاحب دہلی سے واپس آ گئے ہیں ٭

بدھ و جمعرات گذشتہ مطلع ابر آلود رہا۔ اور متوسط درجہ کی بارش بھی ہوئی ٭

شب درمیان ۹ و ۱۰ ر جنوری مولانا مولوی شیر علی صاحب کی دو بھینسیں چوری ہو گئیں۔ جن کی سرگرم تلاش کی گئی اور خدا کے فضل سے دوسری رات کو دونوں بھینسیں خود گھر آ گئیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ چوروں نے مجبوراً بھینسیں گھر کے قریب آ کر چھوڑ دیا

الموعظۃ الحسنۃ

وعظ کہنے اور وعظ سننے والوں کے لئے

دوست سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں۔ کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جائے۔ اور ساری غرض و غایت آکر اسی پر ہی نہ ٹھہر جائے۔ کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں۔ اور نہ بناوٹ اور تکلف ہے۔ بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو۔ خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنی اور وعظ سنانا تو ایک طرف میں تو ہمیشہ ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں۔ جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں۔ بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے۔ اس لئے بیان کی ہے۔ کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے۔ مگر اس منصب پر کھڑے ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے حصہ میں آتا ہے۔ اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب واعظ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو مقصد اور دلی تمنا صرف یہ ہوتی ہے کہ ایسی تقریر کریں کہ سامعین خوش ہو جائیں۔ ایسے

الفاظ اور فقرات بولوں کہ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو میں اس سے بڑھکر نہیں سمجھتا۔ جیسے بھڑوے۔ نقال۔ قوال۔ گویے بھی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے سننے والے ان کی تعریفیں کریں۔ پس جب ایک مجمع کثیر سننے والا ہو۔ اور اس میں ہر ایک مذاق اور درجہ کے لوگ موجود ہوں۔ تو خدا کی طرف کی آنکھ کھلی نہیں ہوتی۔ اِلّا ماشاء اللہ مقصود یہی ہوتا ہے کہ سننے والے واہ واہ کریں تالیاں بجائیں۔ اور چیرز دیں۔ غرض یہ حصہ شیطان کا واعظ یا بولنے والے میں ہوتا ہے۔ اور سامعین میں شیطانی حصہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بولنے والے کی فصاحت و بلاغت زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی۔ برمحل اشعار۔ کہانیوں اور ہنسانے والے لطیفوں کو پسند کریں۔ اور داد دیں۔ تاکہ سخن فہم ثابت ہوں گویا ان کا مقصود بجائے خود خدا سے دُور ہوتا ہے۔ اور بولنے والے کا الگ۔ وہ بولتا ہے۔ مگر خدا کے لئے نہیں۔ اور یہ سُنتے ہیں۔ مگر ان باتوں کو دل میں جگہ نہیں دیتے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے لئے نہیں سنتے۔ رُوح کے اثر کی علامت یہ ہے کہ جب ربّانی واعظ اور حقانی ریفارمر بولتا ہے۔ تو وہ اپنے وعظ میں سامعین کو کالعدم سمجھتا ہے۔ اور پیغام رساں ہوکر باتیں پہنچاتا ہے۔ ایسی صورت میں رُوح میں ایک گداز ش پیدا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی کے ایک آبشار کی طرح جو پہاڑ کے بلند کراڑے سے نشیب کی طرف گرتا ہے بے اختیار ہوکر گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے۔ اور اس بہاؤ میں وہ ایک ایسی لذت اور سرور محسوس کرتی ہے۔ جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ پس وہ اپنے بیان اور اپنی تقریر میں وجہ اللہ کو دیکھتا ہے۔ سامعین کی اسے پروا بھی نہیں ہوتی کہ وہ سُنکر کیا کہیں گے۔ اس کو ایک اور طرف سے ایک لذت آتی ہے اور اندر ہی اندر خوش ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے مالک اور حکمران کے حکم اور پیغام کو پہنچا رہا ہوں۔ اس پیغام رسانی میں جو مشکلات اور تکالیف اسے پیش آتی ہیں۔ وہ بھی اس کے لئے محسوس اللذت اور مدرک الحلاوت ہوتی ہیں۔

چونکہ بنی نوع کی ہمدردی میں محو ہوتے ہیں۔ اس لئے رات دن سوچتے رہتے ہیں۔ اور اسی فکر میں کُڑھتے ہیں کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس راہ پر آجائیں۔ اور ایک بار اس چشمہ سے ایک گھونٹ پی لیں۔ یہ ہمدردی یہ جوش ہمارے سیّد و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں غایت درجہ کا تھا۔ اس سے بڑھکر کسی دوسرے میں ہو سکتا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ کی ہمدردی اور غمگساری کا یہ عالم تھا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے۔ لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مؤمنین یعنے کیا تو اپنی جان کو ہلاک کردیگا اس غم میں کہ یہ کیوں مومن نہیں بنتے۔ اس آیت کی حقیقت آپ پورے طور پر نہ سمجھ سکیں تو جدا امر ہے۔ مگر میرے دل میں اسکی حقیقت یوں بھرتی ہے جیسے بدن میں خون۔ ع

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبان حق
نمے گردد بیاں آں درد از تقریر گوتاہم

میں خوب سمجھتا ہوں کہ ان حقانی واعظوں کو کس قسم کا جاں گذا درد اصلاح خلق کا لگا ہوا ہوتا ہے۔"

الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۱ء } حضرت مسیح موعودؑ

سالانہ جلسہ خواتین کی روئداد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کی ایک انجمن جس کا نام لجنۃ اماء اللہ ہے۔ قائم کی ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ زنانہ کا انتظام اسی انجمن کے سپرد ہوتا ہے۔ اور دو سال سے ممبرات لجنہ اس اہم کام کو پوری ہمت و کوشش سے کررہی ہیں۔ جب سے لجنہ نے اپنے ہاتھ میں انتظام لیا ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر مستورات کثرت سے آنے لگی ہیں امسال ممبرات لجنہ نے مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ مرزا ناصر احمد کو ناظمہ جلسۂ مستورات تجویز کیا۔ ان کے علاوہ منتظمہ جلسہ گاہ۔ منتظمہ دار حضرت مسیح موعود۔ منتظمہ دار حضرت خلیفۃ المسیح اول۔ منتظمہ دار مرزا گل محمد صاحب منتخب ہوئیں جنھوں نے شائع شدہ فرائض کے مطابق مقررہ کام کئے ان ہر سہ مکانات میں قریباً ۶۰۰ مہمان مستورات ٹھہریں۔

جلسہ زنانہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان کے احاطہ میں ہوا۔ جس کا راستہ ایک تنگ گلی ہے۔ اس تکلیف کی وجہ سے جو اس راستہ سے گذر کر مہمانوں کو اٹھانی پڑی۔ خیال کیا گیا ہے کہ سال آیندہ کے لئے زنانہ جلسہ گاہ کا بننا ضروری ہے۔ سو اس تجویز کو عملی صورت میں لانے کے لئے لجنہ اماء اللہ چندہ بہم پہنچانے کی کوشش کریگی۔ قادیان سے باہر کی احمدی مستورات سے درخواست ہے کہ اگر قادیان سے اس کی تحریک کی جائے۔ تو اس کو نہ دل سے لبیک کہنے کے لئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کام تو کبھی نہیں رکتے۔ لیکن کیا ہی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے ایسے نیک کام ظہور پذیر ہوں۔ تاکہ آیندہ نسلیں ان کو دیکھکر ہمارے لئے دست بدعا ہوں۔

زنانہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ مطابق پروگرام شائع شدہ الفضل ۲۶ر ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۵ء سے کارروائی شروع ہوئی مردانہ و زنانہ تقریروں کے مختصر نوٹ لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ شائع کئے جائینگے

مذکورہ بالا ہر سہ مکانات کے علاوہ بھی مختلف مکانوں میں مہمان مستورات ٹھہریں۔ جلسہ گاہ میں کل مستورات کی تعداد قریباً ۷۰۰ و ۸۰۰ اندازہ کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کل چندہ مستورات نو سو ہوا ہے۔

آخر میں ممبرات لجنہ کی طرف سے اور ناظمہ جلسہ کی طرف سے تمام ان خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ خصوصاً ان بہنوں کا جنھوں نے پوری تن دہی اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اُم داؤد۔ نائب ناظمہ۔ قادیان

سب سے پہلی تار
جو تار گھر قادیان سے بھیجی گئی

احباب کرام کو قبل ازیں یہ خبر پہنچائی جاچکی ہے کہ ڈاک خانہ قادیان میں تار لگ گئی ہے اور چند دن تک کام شروع ہو جائیگا۔ اب یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آلات تار برقی نصب ہو گئے ہیں۔ اور کام شروع ہو گیا ہے۔ سب سے پہلا تار جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ پشاور۔ لاہور۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی کراچی۔ رنگون۔ کوئٹہ۔ حیدر آباد دکن۔ پٹنہ کو بھیجا گیا سو وہ تار حسب ذیل ہے:-

"خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں تار برقی آجانے کے سبب قادیان کا تعلق بیرونی دنیا کے ساتھ قائم ہو گیا ہے۔ تار کا یہاں آنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہے جو آپ نے قادیان کی ترقی اور معموری کے لئے فرمائیں۔ میں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتا ہوا تمام ان شخصوں کو جو احمدی کہلاتے ہیں۔ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اس مقصد وحید کو بہت جلدی پُورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر کوششوں اور ہمتوں کو صرف کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا میں مبعوث فرمایا۔" خلیفۃ المسیح

آیندہ احباب براہ راست قادیان تار بھیجا کریں۔

قادیان میں اس قسم کی ترقیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہیں۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ یہاں ایک وقت کی روٹی پکانے کے لئے بھی آٹا مول نہیں مل سکتا تھا۔ مگر آج وہ دن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اس قصبہ کی بھی ترقی ہو گئی ہے کہ تار برقی کی ضرورت پیدا ہو گئی ۱۰ور خدا تعالیٰ کے فضل سے تار لگ بھی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان ۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء

رُوئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۲۵ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء

پہلا اجلاس

صیغہ جات جماعت احمدیہ کی مختصر رپورٹ

پروگرام کے مطابق جناب میر قاسم علی صاحب کی تقریر کے بعد رپورٹ مجلس معتمدین کا وقت تھا۔ اور اس کے بعد "ذکر حبیب" کا۔ یہ ہر دو مضامین جناب مفتی محمد صادق صاحب نے بیان فرمانے تھے۔ چونکہ اس سے قبل مستقل سٹیج گاہ کے لئے زر چندہ کی فراہمی کی اپیل خطبہ استقبالیہ میں کی گئی تھی۔ اور اس کے لئے احباب چندہ دینا چاہتے تھے۔ اس لئے چند منٹ مفتی صاحب کو اس کیلئے انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ذیل کی تمہید کے بعد رپورٹ مجلس معتمدین میں سے جستہ جستہ امور بیان فرمائے

تمہید صاحبان! اسوقت میرے دو کام ہیں۔ جیساکہ پروگرام میں اعلان کیا گیا ہے۔ اس وقت ایک تو رپورٹ مجلس معتمدین پیش کرنی ہے۔ اور اس کے بعد "ذکر حبیب" سنانا ہے۔ دونوں کے واسطے ایک ایک گھنٹہ مقرر ہے۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے بقول میر صاحب (میر قاسم علی صاحب) ایک کا گلا گھونٹنا پڑے گا۔ میں رپورٹ کا گلا گھونٹوں گا۔ اور "ذکر حبیب" کو جہاں تک ہو سکا۔ سنانے کی کوشش کروں گا۔

نظارت ضیافت کی رپورٹ اس کے بعد آپنے رپورٹ مجلس معتمدین کو خلاصۃً سنانا شروع کیا۔ اور نظارت ضیافت کے متعلق حسب ذیل اعداد و شمار پیش کئے۔

(۱) ۱۹۲۵ء میں آرد گندم ۱۰۸۰ من۔ روغن زرد ۱۵ من ۱۳ ثار۔ دال ۱۰۱ من ۹ ثار۔ چاول ۸۸ من۔ چینی ۸ من۔ اور ۱۲۵۸ روپیہ کا ایندھن خرچ ہوا۔

(۲) سال رواں میں ۱۴۵۰۰۰ نفوس نے لنگر خانہ سے کھانا کھایا ۔

(۳) امسال ممالک بیرون ہند سے بھی کثرت سے لوگ تشریف لائے جن میں زیادہ تر سیلون۔ افریقہ۔ افغانستان۔ بخارا اور یورپ وغیرہ کے باشندے ہیں ۔

یہ بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا۔ نہ صرف ان ملکوں سے لوگ آئے بلکہ صاحب پورٹ بھول گئے۔ امریکہ سے بھی آئے۔ چنانچہ پچھلے ہی دنوں تین امریکن لیڈیاں یہاں آئی تھیں ۔

حضرت مسیح موعود کے وقت کا ایک واقعہ اس کے ساتھ مفتی صاحب نے ایک اور واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت مہد کا سنایا جس سے حضور کی صداقت پر پوری روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ بات بالبداہت پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آپ کا نبوت کا دعویٰ تھا۔ چنانچہ بیان کیا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک دفعہ ایک انگریز اور ایک لیڈی امریکہ سے ملاقات کے لئے آئے۔ مولوی علی احمد صاحب ایم اے اور میں نے ترجمانی کی۔ حضرت صاحب سے اس انگریز نے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا۔ کیا آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپنے فرمایا "ہاں" اس نے کہا۔ کوئی نشان دکھائیے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کا آنا۔ بھی میری صداقت کا نشان ہے۔ اسپر وہ حیران سا ہو گیا۔ اور اسی حیرانی کے عالم میں اس نے مجھ سے پوچھا۔ میں یہ بات سمجھا نہیں کہ ہمارا آنا کیونکر آپ کی نبوت کا ثبوت ہو گیا۔ اسپر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ نبی وہ ہوتا ہے جو خدا سے خبر پاکر کوئی بات پہلے بتائے اور وہ پوری ہو جائے۔ میں نے آج سے ایک عرصہ پہلے خدا سے خبر پاکر یہ بیان کیا تھا کہ دُور دُور سے چلکر لوگ میرے پاس آئینگے اور آج آپ امریکہ سے چلکر مجھے دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ پھر کیا میں خدا کا نبی نہیں ہوں ۔

اس واقعہ کو جو دراصل "ذکر حبیب" کے عنوان کے تحت میں آنیوالا تھا۔ برعایت موقعہ یہاں بیان کر دینے کے بعد مفتی صاحب پھر نظارت ضیافت کی رپورٹ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

(۴) بعض احباب مثلاً سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے اس سال لنگر خانہ میں برتن بھیجے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے

(۵) مہمانوں کی تکلیف رہائش کو مدنظر رکھ کر ناظر صاحب ضیافت نے مہمانخانہ کی جدید عمارت کے لئے بھی ضرورت بیان فرمائی ہے۔ احباب کو اس کی طرف اور اس بات کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ یہ صیغہ ہمیشہ مقروض رہتا ہے۔ احباب ایسا انتظام کریں کہ یہ صیغہ قرض کے بوجھ سے آزاد ہو جائے۔

نظارت بیت المال کی رپورٹ نظارت بیت المال والے اپنی مکمل و مفصل رپورٹ خود سنائینگے۔ مگر بطور اختصار دو ایک باتیں میں بھی گوش گذار کر دیتا ہوں:۔

(۱) سال زیر رپورٹ میں "صیغہ امانت"[1] کا اجرا کیا گیا ہے کیونکہ احباب سلسلہ کو اس بات کی از حد ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ وہ بآسانی کسی محفوظ جگہ اپنا روپیہ امانت کے طور پر رکھ سکیں اور وقات کارگذاری کے درمیان ہر وقت اس صیغہ کے ساتھ لین دین ہو سکتا ہے۔ اس کا عام طریق بنک سسٹم ہی ہے۔ مگر اس میں اور اس میں صرف سود مابہ الامتیاز ہے یعنی بنکوں والے سُود پر کاروبار کرتے ہیں۔ اور یہ صیغہ کاروبار تو وہی کریگا۔ لیکن اسمیں سود کو دخل نہ ہوگا اس صیغہ کے قوانین و ضوابط علیحدہ طور پر احباب کے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور اخبار الفضل میں بھی مندرج ہیں۔ مزید معلومات اس صیغہ کے متعلق بہم پہنچانے کے لئے ان قواعد و ضوابط کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ صیغہ ترقی پذیر ہو۔ اور جماعت میں اس طرح کے کاروبار کرنے کی روح پیدا ہو ۔

(۲) بڑا کام جو اس سال ہوا۔ وہ چندہ خاص کی وصولی ہے جو اپنی میعاد کے اندر ایک لاکھ کی تحریک پر اس سے زیادہ وصول ہو گیا۔

اس موقعہ پر مفتی صاحب نے فرمایا۔ چند دن ہوئے۔ لاہور میں مجھے ایک شخص ملا۔ جس نے ایک قسم کی تمسخر آمیز ہمدردی کے طور پر کہا۔ کہ قادیان کے لوگ میاں صاحب کی بات سُنتے نہیں۔ میں نے کہا۔ یہ تو غلط ہے۔ آپ کی بات سُننے کا نمونہ دیکھ لو۔ آپ کی طرف سے ایک آواز اُٹھی۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسپر ڈیڑھ لاکھ میعاد مقررہ کے اندر جمع ہو گیا۔ اب معلوم نہیں۔ آپ کے نزدیک بات سُننے کے اور کیا معنے ہیں؟ یاد رکھو۔ جتنا کوئی خدا کی بات مانتا ہے اُتنا ہی آگے اس کی بات مانی جاتی ہے۔ اور یہی حال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ہے ۔

اس واقعہ کے بیان کرنے کے بعد مفتی صاحب پھر رپورٹ زیر بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا

(۳) اخراجات سفارت کا قرضہ وقت مقررہ پر باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جا رہا ہے ۔

(۴) چاردیواری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ملک صاحب خان صاحب نون نے اپنی جیب خاص سے اخراجات دئے۔ اور وہ چاردیواری اب مکمل ہو چکی ہے ایسا ہی ملک صاحب موصوف نے مدرسہ ہائی کے [illegible] کو پلاستر کرانے کے لئے بھی قابل قدر و لائق شکریہ عطیہ دیا ہے

چندہ برائے تعمیر جلسہ گاہ اس موقعہ پر مستقل جلسہ گاہ کی تعمیر کے لئے پھر چندہ شروع ہو گیا جس کے سرسری اعداد و شمار جو اسی دوران میں نوٹ کئے گئے حسب ذیل ہیں:۔

جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ ۵۰۰ روپیہ

---

[1] چونکہ یہ رپورٹ علیحدہ پڑھی گئی تھی اس لئے یہ اپنے موقعہ پر علیحدہ ہی پیش احباب ہوگی (الفضل)

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ۵۰۰ روپیہ
ملک محمد حسین صاحب بیرسٹرایٹ لاء نیروبی (افریقہ) ۱۰۰۰ روپیہ
جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ (۳۰ پونڈ) ۴۰۰ روپیہ قریباً

جماعت احمدیہ دہلی	۱۵۰	روپیہ
" " مونگھیر	۱۰۰	"
" " لاہور چھاؤنی	۵۰	"
" " نابھہ	۵۰	"
" " پشاور	۵۰۰	"
" " کپورتھلہ	۱۰۰	"

ماسوائے ازیں اور بھی جماعتیں ہیں۔ جنھوں نے اس مدّ میں جماعتی حیثیت سے چندہ لکھوایا۔ اور بعض افراد نے بھی معقول رقمیں اس مد میں دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ رپورٹ مجلس مشاورت کا بقیہ حصہ سنانے کے لئے چندہ کو روکنا پڑا +

رپورٹ نظارت مقبرہ بہشتی

(۱) ۲۴ر اکتوبر ۱۹۲۴ء لغایت ۳۰ر ستمبر ۱۹۲۵ء ۱۲۷ وصیتیں ہوئیں۔
(۲) سال زیر رپورٹ میں ۱۶۹ موصیوں کے نام سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے +
(۳) سال زیر رپورٹ میں ۲۰ کس زن و مرد مدفون مقبرہ بہشتی ہوئے
(۴) " " " ۳۰ عدد کتبہ جات مقبرہ بہشتی میں لگائے گئے
(۵) " " " ۲۵۰۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی
(۶) " " " ۲۵۹۰ روپیہ ۱۰ آنے ۳ پائی خرچ ہوا

رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت

نظارت دعوت و تبلیغ کے بعد جو اہمیت اس نظارت کو حاصل ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی تمام تر سعی تو اس امر کے لئے وقف ہے کہ وہ لوگوں کو داخل سلسلہ کرے۔ اور اس نظارت کا کام یہ ہے۔ کہ وہ داخل شدگان کی عام اس سے کہ وہ نئے ہوں یا پرانے۔ ہر قسم کی تعلیم اور تربیت کا خیال رکھے۔ اور اس کے لئے مناسب کوشش کرے۔ تمدن۔ اخلاق۔ روحانیت اور دینیات مادی بھی۔ اسی ضمن میں ہیں۔ جن کا انتظام و انصرام اس نظارت کو کرنا پڑتا ہے۔

جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس نظارت کی دو اہم شقیں ہیں (۱) تعلیم (۲) تربیت +

ان ہر دو شقوں کا دائرہ عمل قادیان اور قادیان سے باہر ہر دو جگہ تک ہے۔

(۱) شق ۱ (تعلیم) کے ماتحت اس نظارت کے سپرد حسب ذیل درسگاہیں ہیں :-

(ا) قادیان میں (۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول (۲) مدرسہ احمدیہ (۳) مدرسہ خواتین (۴) گرلز سکول (۵) مبلغین کلاس (۶) اور مختلف درس۔ جن میں درس قرآن و حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود بھی شامل سمجھنے چاہئیں +

(ب) بیرون قادیان (۱) احمدیہ ہوسٹل لاہور (۲) اور تمام بیرونی مدارس جو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جاری ہیں +

(ج) خاص جماعت :- انتظامات بالا کے ماسوائے اس نظارت کے ماتحت قادیان میں ایک خاص جماعت ان احباب کے لئے جاری ہے جو عارضی یا مستقل طور پر بحیثیت مختلف نصاب تعلیم کے ماتحت تعلیم پانا چاہتے ہیں۔ اس کلاس کے متعلمین میں سے اکثر حصہ اپنے اخراجات کا خود متحمل ہے۔ اور بعض انہیں سے امسال مختلف امتحانات یونیورسٹی میں شامل ہونیوالے ہیں۔

(۲) ان درسگاہوں کی سرسری کیفیت یہ ہے :- (ا) مبلغین کلاس میں سات طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ جن کی تعلیم کے لئے حافظ روشن علی صاحب جیسے جید عالم دن رات کوشاں ہیں +

(ب) مدرسہ خواتین اس مدرسہ کا انتظام حضرت مسیح موعودؑ کے مکان میں ہے۔ گرلز سکول کی فارغ التحصیل لڑکیاں اور دیگر خواتین اس میں تعلیم پاتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے علاوہ مولوی شیر علی صاحب بی اے انگریزی اور ماسٹر محمد طفیل صاحب جغرافیہ پڑھاتے ہیں۔

(ج) احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ اس ہوسٹل میں ۲۷ طلبا رہائش پذیر ہیں ۲۶۳ ماہوار پر ایک کوٹھی کرایہ پر لی ہوئی ہے اور ۵۰ روپے ماہوار پر ایک سپرنٹنڈنٹ اس جگہ مقرر ہیں۔ ماہوار آمدنی ۲۰۰ روپیہ ہے اور خرچ ۳۰۰ روپیہ۔ ہوسٹل میں رہنے والے تمام طلبا نمازوں کے پابند ہیں۔ اور ان کیلئے کتب مسیح موعود کا درس بھی وہاں جاری ہے۔ ان کی عام اخلاقی حالت اور سود و بہبود کی غور و پرداخت کے لئے ہر وقت کوشش کی جاتی ہے اور بفضلہ تعالیٰ تمام طالب علم جہاں اور ترقیات کر رہے ہیں وہاں وہ مذہبی رنگ میں بھی رنگین کئے جا رہے ہیں۔

(د) امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شامل ہونیوالوں کی تعداد امسال ۷۰۸ تھی۔ اس دفعہ اسمیں بعض عورتیں بھی شامل ہوئیں

(۳) شق ۲ (تربیت) (ا) جماعت کی عام اخلاقی حالت سنوارنے کے لئے بعض اہم تدابیر پر عملی کارروائی اس سال خاص طور پر کی گئی۔ مثلاً خاص قسم کی فارمیں تیار کر کے جماعتہائے بیرونجات کو بدیں غرض روانہ کی گئیں کہ وہ انکی خانہ پُری کر کے مرکزی دفتر میں ارسال کریں اس سے یہ فائدہ متصور ہے کہ ایک تو مرکز کو جماعت کی عام اخلاقی اور روحانی حالت کا پتہ رہتا ہے اور دوسرے خود جماعتوں کو بھی اپنی اس کیفیت کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اپنا صحیح اندازہ ہونے کے بعد ہر ایک شخص اپنی بہتری بہبودی اور بھلائی اور ترقی کے لئے کوشاں ہو سکتا ہے۔

(ب) دوسرا کام تربیت کی شق کے ماتحت جماعت کی عام اصلاح ہے جس کیلئے نظارت ہذا نے اس سال ہر قسم کی ممکن کوشش کی لیکن نظارت کو یہ شکایت ہے کہ جماعتیں اپنی اصلاحی تدابیر پر جیسا کہ چاہیئے کاربند نہیں ہوئیں۔ اور جب تک جماعتیں خود اس طرف توجہ نہ کریں گی اور اصلاح و تربیت اور ترقی کے میدان عمل میں خود نہ اتریں گی۔ تب تک نظارت اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔

(ج) جماعت کی تمدنی حالت پر نظر کرنا بھی اس نظارت کا کام ہے۔ اور اس سال اس نے بعض ایسے اہم تمدنی معاملات بھی انجام دئے ہیں جو اپنی نوعیت میں نہایت اہم ہیں

(۴) کارپردازان نظارت ہذا میں سے بعض نے بیرونجات میں بغرض تکمیل مقاصد نظارت ہذا دورے بھی کئے جو مفید ثابت ہوئے۔

رپورٹ نظارت تالیف و اشاعت

اس نظارت نے اس سال ذیل کی نئی تین کتابیں لکھی ہیں۔ (۱) سیرۃ المہدی حصہ دوئم (۲) ہمارا خدا (۳) سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوئم۔ یہ ابھی شایع نہیں ہوئیں (۴) قتل مرتد اور اسلام (۵) بہائی مذہب کی حقیقت یہ دونوں شایع ہو چکی ہیں + ان کے علاوہ اور چند کتابیں بھی زیر تالیف ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر شایع ہو کر مفید ثابت ہونگی

رپورٹ نظارت امور عامہ

سال زیر رپورٹ میں اس نظارت کے متعلق یہ بات قابل نوٹ ہے کہ یہ نظارت دو حصوں پر منقسم ہو گئی۔ جن کے نام اور کام حسب ذیل ہیں :- (۱) نظارت امور خارجیہ (۱) ٹریٹوریل فورس (۲) سٹلمنٹ چک (۳) انجمنہائے اقوام غیر کے ساتھ معاملت (۴) گورنمنٹ و دیگر محکمہ جات کے ساتھ خط و کتابت (۵) تحفظ حقوق جماعت احمدیہ (۶) نظارت دعوت و تبلیغ سے منتقل کر کے ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا اہتمام و انتظام + (۲) نظارت امور عامہ :- یہ تفریق مذکورہ بالا کاموں کے جو نظارت امور خارجیہ کی تفویض میں دئے گئے باقی سب کام بدستور اس نظارت کے ذمے رہے اور صیغہ تعمیر کو بھی اس نظارت کے حوالہ کیا گیا + (۳) نظارت ہذا نے حسب ذیل چودہ صیغوں میں اپنا کام سرانجام دیا۔ (۱) امداد مصیبت زدگان۔ اس عنوان کے ماتحت ۲۹ معاملے کئے گئے جنمیں سے ۲۱ میں کامیابی ہوئی + اس عنوان کی نوعیت کو زیادہ واضح کرنے کیلئے یہ بیان کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اسمیں بعض بیجوں کی انتہائی احکام کی منسوخی کے برخلاف کوشش کی جسمیں کامیابی ہوئی۔ قادیان میں تحفظ حقوق اور مفاد سلسلہ کے لئے بعض مقدمات متدائرہ بجانب غیر احمدیاں کی پیروی۔ بعض بیرونی جماعتوں کی بعض مقدمات میں امداد قانونی اور اتلاف حقوق کی حفاظت۔ اور بعض ایسے احمدیوں کی مالی امداد کا انتظام ہے جو بوجہ زیر بار ہونیکے پریشان تھے اور خطرہ تھا کہ انکی قیمتی جائداد ضایع نہ ہو جائیں اسی طرح بعض رشتوں ناطوں کے تنازعات کا انفصال مبلغین کی تکالیف کا انسداد اور غیر احمدیوں کی ان حرکات کے خلاف احتجاج ہے جو بعض مقامات پر فوت شدہ احمدیوں کو گورستان میں دفن ہونے سے رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے کرتے رہے (۲) رفع تنازعات و شکایات ۶۷ تنازعات پیش کئے گئے۔ اور سال گذشتہ کے زیر غور تنازعات کو اگر ملا دیا جائے تو انکی تعداد ۱۰۵ ہو جاتی ہے۔ انہیں سے ۴۳ نظارت ہذا نے خود فیصلہ کئے۔ ۱۲ قضا میں بھیجے گئے۔ ۱۱ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ۳۹ زیر تصفیہ ہیں (۳) مختلف محکموں سے ۱۷ فیصلہ بغرض اجرا اس نظارت میں آئے جنمیں سے ۱۱ کا اجرا اس سال ہوا (۴) بہبودی جماعت احمدیہ کے لئے نظارت نے ۲۰ کام کئے۔ جنمیں اکثر میں کامیابی ہوئی (۵) انتظام بیکاران کے ماتحت ۸۲ شخصوں کیلئے کوشش کی گئی۔ ۵۰ کو روزگار مل گیا۔ بقیہ کیلئے کوشش جاری ہے۔ احباب جماعت کو بھی وقتاً فوقتاً اس کام کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ اور بھی کوششیں اس مد میں کی گئیں (۶) ۱۳۶ رشتے ناطوں کے لئے خط و کتابت کی گئی جنمیں سے ۳۰ ہو گئے کچھ زیر غور ہیں (۷) انتظام جماعت کے متعلق سال زیر رپورٹ میں نظارت کام کر رہی ہے۔ ان میں ان احمدیوں کا جماعت سے

افراد بھی شامل ہے جنہوں نے اپنی لڑکیاں غیر احمدیوں کو دیں (۸) سٹلمنٹ چک بچاس خاندان اسمیں آباد ہیں جو دو سو نفوس پر مشتمل ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے دو کول جاری ہیں۔ جن میں ۳۵۔ اور ۱۷ علی الترتیب تعلیم پاتے ہیں۔ سیٹلمنٹ کا رقبہ ۵۲۶ ایکڑ ہے۔ ۳۹۰ ایکڑ زیر کاشت ہے۔ انتظام آب رسانی تسلی بخش ہو گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر جرائم پیشہ اقوام نے اس سال پانچ معائنہ کئے ؛

(۸)۔ ٹریٹوریل فورس کا کام بھی تسلی بخش ہے۔ ضرورت بھرتی پر بھرتی بھی اس سال اس فورس میں کرائی گئی ؛

۹۔ جدید انتظام کے ماتحت صیغہ تعمیر اب نظارت امور عامہ کے ماتحت ہو گیا ہے۔ حسب ذیل عمارات تعمیر کی گئیں (الف) چار دیواری مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خرچ عہ۔ (ب) تعمیر کمرہ متعدی امراض نور ہسپتال خرچ عہ۔ (ج) تعمیر دیوار توسیع احاطہ نور ہسپتال جانب شرقی عہ (د) پختہ پلاسٹر کمرہ ہال ہائی سکول عہ

(۱۰)۔ نور ہسپتال بھی اس سال اس نظارت کے ماتحت ہو گیا ہے۔ اس کے افسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور انچارج ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔ انڈور اور اوٹ ڈور ہر دو قسم کے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ قلت زر و آلات کے باوجود بعض نہایت پیچیدہ امراض کا علاج کیا گیا اور بعض نازک اپریشن مثل پتھری نکالنا۔ ایمپوٹیشن موتیابند وغیرہ کامیابی کے ساتھ کئے گئے۔ گورنمنٹ نے اس ہسپتال کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے عہ روپیہ ماہوار کی ایڈ منظور فرمائی ہے۔ اور ایسا ہی زنانہ وارڈ کی تکمیل عمارت کے لئے پانچ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ متعدی امراض والوں کے لئے ایک علیحدہ کمرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ سال زیر رپورٹ کے مریضوں اور اپریشنوں کی تعداد و شمار مرقومہ ذیل ہیں :-

	تعداد مریضان نئے و پرانے	تعداد مریضان نئے	تعداد اپریشن
اوٹ ڈور	۲۸۸۸۹	۱۳۰۸۳	۲۸۸
ان ڈور	۲۲۴۱	۱۹۱	۸۸

ان مریضوں میں غیر احمدی۔ ہندو۔ سکھ اور دیگر اقوام کے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو کثرت سے دور دور کے علاقوں سے علاج کے لئے اس ہسپتال کی شہرت کو سن کر آتے رہے۔ ان شعبوں کے ماسوا مخالفین سلسلہ کی شرارتوں کا انسداد۔ نوجوان طلباء کو مفید مشورے۔ خدمات گورنمنٹ۔ صنعت و حرفت اور زراعت و تجارت کے لئے مستعد لوگوں کو حسب حال امداد وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے امور ہیں۔ جو نظارت ہذا یعنی نظارت امور عامہ نے اس سال سر انجام دیئے ؛

یہ بھی اسی نظارت کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ ماہ رواں یا ماہ آئندہ میں انشاء اللہ تعالےٰ تار برقی یہاں آجائے گی۔

اور ایلکٹرک اور سڑک کے پختہ کئے جانے کی کوشش میں بھی کامیابی کی پوری امید ہے ؛

رپورٹ نظارت امور خارجیہ

جیسا کہ رپورٹ نظارت امور عامہ سے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ نظارت یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے نئے نظام عمل کے ماتحت جاری کی گئی ہے۔ اور کچھ تو نظارت امور عامہ کے کام اور کچھ اور نظارتوں سے خاص خاص کام علیحدہ کر کے اس نظارت کی تحویل میں دیدیئے گئے ہیں تاکہ ان نظارتوں کے کام کی زیادتی کی وجہ سے یہ ضروری کام معرض تعویق میں پڑے رہنے سے بچے رہیں۔ وہ کام جو اس کے ذمہ ڈالے گئے ہیں مختصر طور پر یہ ہیں :-

۱۔ بیرون و اندرون ہند تمام انگریزی خط و کتابت۔

۲۔ انتظام رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی جو اب لنڈن سے شائع ہوتا ہے ؛

۳۔ ٹریٹوریل بھرتی۔ حکام سے ملاقاتیں۔ پاسبانی حقوق سلسلہ۔ اقوام جرائم پیشہ کا سدھار۔ مختلف اقوام کی انجمنوں سے راہ و رسم پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ ایسے کئی کام ہیں۔ جو اس نظارت کی تفویض میں دیئے گئے ہیں۔

مجموعی طور پر ۲۸۴ روپیہ ماہوار اس نظارت پر خرچ آرہا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں ۲۵۶ چٹھیاں لکھی گئیں اور ۵ دورے بغرض ملاقات و تکمیل مقاصد کئے گئے۔ جن کے نتائج نہایت خوشگوار رہے ؛

اسی طرح امداد مظلومین کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحبان سرگودھا۔ گجرات۔ لاہور۔ گورنر صاحب مالابار۔ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر کمانڈنگ افسر صاحب ملتان سے خط و کتابت کی گئی ؛

اضافہ خریداران ریویو انگریزی کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ اور خدا کے فضل سے نتیجہ اچھا نکلا۔ احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں۔

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

اگرچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام کام اور موجودہ صورت نظام یعنی نظارت ہائے مختلفہ کچھ کم اہمیت رکھنے والی نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض اور زمانہ کی صدائے العطش اور دور تکمیل اشاعت کے عہد کی موجودگی جو خصوصیت اس شعبہ کو دے رہی ہے وہ اپنی نوعیت میں کم اہم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں تشریف لا کر جو زریں کارنامہ کیا۔ اور ان کے خلفاء نے جس اصل الاصول کو کماینبغی طور پر نبھایا۔ اور پورا کیا۔ اس کا اگر اجمالاً و اختصاراً کوئی معنی ہو سکتا ہے۔ تو وہ تبلیغ ہی ہے۔ گویا بالفاظ دیگر احمدیت کی جان اگر ہے۔ تو تبلیغ ہے۔ پس ہر اس شخص کا جو احمدی کہلاتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس غرض کو اعلےٰ درجے سمجھنے ہر طرح پورا کرے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی اس غرض کو بہ احسن طریق پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ اس کام کو ایک منظم صورت میں کیا جائے تا وقت روپیہ محنت وغیرہ بھی کم خرچ ہو ... بھی حاصل ہو۔ سو اسی قسم کے فوائد کو ملحوظ رکھ کر جہاں اور کاموں کو سر انجام دینے کے لئے دوسری نظارتوں کو ترتیب دی گئی۔ وہاں اس نظارت کی بھی تشکیل کی گئی۔ سو الحمد للہ کہ اس نظارت نے اس سال بعض ایسے کام سر انجام دیئے۔ جو اپنی کیفیت اور کمیت میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس کا دائرہ عمل نہ صرف طول و عرض ہندوستان ہی میں ہے۔ بلکہ حدود ہندوستان سے باہر نکلکر لنڈن۔ امریکہ۔ ہانگ کانگ۔ ماریشیس۔ آسٹریلیا۔ دمشق۔ سماٹرا۔ افریقہ۔ ایران ترکستان وغیرہ وغیرہ ممالک غیر میں بھی وسعت پذیر ہے۔ اور جہاں محض خدا ہی کے فضل و کرم اور عون و نصرت سے "دین قیم کی تکمیل اشاعت" کا کام ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے لنڈن مشن کو پیش کیا جاتا ہے ؛

لنڈن مشن

(۱) تعمیر مسجد کا کام شروع کیا گیا۔ جو دنیا کے "بتکدوں" میں تو نہیں البتہ ؎

"لنڈن کے بتکدوں میں بیلاوہ گھر خدا کا"

کے مصداق ضرور ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ خدا کا گھر آئندہ مارچ میں انشاء اللہ تعالےٰ تکمیل پذیر ہو کر اس علاقے کے لوگوں کے لئے دلیل راہ ہو گا۔

(۲)۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور مولوی غلام فرید صاحب ایم۔ اے دو لائق نوجوان پورے شغف اور استقلال سے وہاں کام کر رہے ہیں علاوہ تعمیر مسجد کے وہاں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کابل اور دیگر احمدی شہداء کی شہادت پر پرزور احتجاجی جلسے کئے گئے۔ اور پھر بذریعہ جرائد اسلام کو اس الزام سے پاک رکھنے کی کوشش کی گئی۔ جو افغانستان کے ناسمجھ ملاؤں نے اس فعل کے ذریعے اپنے ہاتھوں اسلام پر لگایا ؛

(۳)۔ اس قسم کے کاموں میں سے لنڈن کے ستارہ اخبار کے اس کارٹون کے برخلاف صدائے احتجاج کا بلند کرنا بھی ہے۔ جو اس نے دانستہ یا نادانستہ اپنی اخبار میں شائع کیا۔ اور جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین بذریعہ تصویر کی گئی ؛

(۴)۔ ماسوائے تبلیغی خطوط کے اس مشن کی طرف سے مختلف شہروں اور مختلف سوسائٹیوں میں اسلام کے مختلف

سائی پر کامیاب لیکچر بھی دیئے گئے۔ مثلاً علاوہ اپنے مکان اور ہائیڈ پارک کے مانچسٹر ہیروڈیشم ۔ پورٹ سمتھ۔ ہالینڈ وغیرہ وغیرہ شہروں میں کامیاب لیکچر ہوئے۔ جو ان لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے کا پورا ذریعہ ثابت ہوئے ۔

(۵) بعض نومسلم یورپین بعض کمزوریوں کے سبب سے اسلام ارتداد اختیار کر گئے تھے۔ مگر مبلغین احمدیت کی کوششیں پھر ان کو لوائے اسلام کے نیچے لے آئیں ۔

(۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جو پہلے قادیان سے انگریزی زبان میں شائع ہوتا تھا۔ وہ اب لنڈن میں منتقل کر دیا گیا ہے اور وہاں بڑی آب وتاب سے نکل رہا ہے۔

امریکن مشن

یہ مشن بھی ایک کامیاب مشن ہے ۔ مفتی محمد صادق صاحب کے بعد مولوی محمد الدین صاحب وہاں بھیجے گئے تھے۔ جو اپنا وقت ختم کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ ان کی جگہ محمد یوسف خانصاحب کو وہاں کا چارج دیا گیا ہے۔ اس مشن کے پاس ایک مکان اپنی ملکیت کا ہے۔ جس کا نام "المسجد" ہے۔ اور جس پر تیئس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ اور جس کا اکثر حصہ امریکہ کے چندوں سے ادا ہوا ہے ۔

آسٹریلیا مشن

مولوی حسن موسیٰ خانصاحب اس کے انچارج ہیں۔ باوجود پیرانہ سالی آپ جوانوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ ماسوائے دیگر تبلیغی جد وجہد کے ان کا اس سال کا اہم کارنامہ ایک سوداگر کے اشتہار کے برخلاف احتجاج تھا۔ جس نے یہ لکھا تھا "کہ اگر پہاڑی محمدؐ کے پاس نہیں آتی تو محمدؐ پہاڑی کے پاس آتا ہے" اور جس نے احتجاج کئے جانے پر معافی مانگ لی ۔

دمشق مشن

یہ مشن حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے وہاں ایک جماعت بھی قائم ہو گئی ہے ۔

ہمارے مبلغین تقریری اور تحریری ہر دو طریق سے پیغام حق لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اور اخبارات میں بھی مضامین چھپوا رہے ہیں۔ یہ گویا اتمام حجت تھی۔ جس کے بعد عذاب الٰہی جنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جس سے شام میں ابتری پھیل گئی خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم گورنمنٹ برطانیہ کو بھی شکریہ کا مستحق سمجھتے ہیں۔ کہ اس ہنگامہ دار و گیر میں اس نے ہمارے مبلغوں کا خیال رکھا۔ اور ان کی پرامن حفاظت کی ۔

سماٹرا مشن

جزائر سماٹرا و جاوا میں مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل کو اس سال بھیجا گیا ہے۔ مولوی صاحب مختلف علاقوں میں دورے کر کے تبلیغ کر رہے ہیں۔ جن میں خدا کے فضل سے انہیں کامیابی حاصل ہو رہی ہے ۔ [illegible] سلسلہ حقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ وہاں بہت جلد ایک جماعت پیدا ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کا کام کرنے میں مولوی صاحب کی مددگار بن جائے گی۔ ان جزائر کے چند طالب علم قادیان میں تعلیم پا رہے ہیں۔ جو نصاب تعلیم کے ختم کرنے کے بعد اس علاقہ میں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ بہت کام آئیں گے ۔

افریقہ مشن

یوں تو تمام براعظم افریقہ میں احمدیت کی رو پھیل رہی ہے۔ اور وہ وقت بہت قریب ہے کہ وہاں کا سراب آسا ریگستان دریائے وحدت کے تموج سے ایک سدا بہار نخلستان میں تبدیل ہو جائے۔ لیکن اس براعظم کے بعض علاقے اس لحاظ سے کہ ان میں سب سے پہلے صدائے حق پر گوش بر آواز ہوئے سابقون الاولون کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں سے زیادہ مشہور گولڈ کوسٹ۔ شمالی نائیجیریا اور جنوبی نائیجیریا وغیرہم ہیں۔ اور یہی وہ علاقے ہیں۔ کہ جن میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں وہ کالے کالے نفوس جن کے رنگ تو کالے ہیں۔ لیکن نصیب گورے ہیں۔ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اور اب اکثر حصہ ان کا خود تبلیغ کے کام میں مصروف ہے ۔

ان علاقہ جات کے متعلق یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ احمدیت کے دم قدم کی برکت سے جہاں ان کی روحانی حالت سنوری۔ وہاں جسمانی حالت میں بھی اصلاح ہوئی۔ جہاں ان کی دینی حیثیت نے درستی پائی۔ وہاں ہی ان کی دنیاوی شان نے بھی رنگ دکھایا۔ اور وہاں اگر آج مدارج روحانی طے کرنیوالی ہستیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ تو درجات دنیاوی کے حاصل کرنے والی شخصیتیں بھی موجود ہیں۔ یعنی زاہد صوفی مبلغ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ڈاکٹر۔ بیرسٹر۔ وغیرہ بھی بن رہے ہیں۔ یہ صرف احمدیت کی برکت ہے۔ کہ وہ غیر متمدن قومیں دین کے ساتھ ساتھ تمدن میں بھی بسرعت تمام ترقی کر رہی ہیں ۔ اور پھر تبلیغ و اشاعت میں بھی کوشاں ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کے تبلیغ و اشاعت کے جوش کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج گولڈ کوسٹ میں تیس ہزار روپیہ کی قیمت کی ایک عالیشان بلڈنگ موجود ہو گئی ہے۔ جو مرکز تبلیغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں کے مبلغ مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم نے اپنے دوروں میں سے ایک دورہ اشانٹی کا کیا۔ اور وہاں کے رئیس شاہ پر اپیے کو پیغام حق پہنچایا۔ اس علاقہ میں چیف مہدی امیر تھے۔ مگر ان کے انتقال کر جانے کی وجہ سے نوجوان امیر یحییٰ کو امیر مقرر کیا گیا۔ جو مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی زیر تربیت رہ چکا ہے۔ ایسا ہی شمالی نائیجیریا کی حالت بھی تسلی بخش ہے۔ کانو میں جو زمین سرکار سے لی گئی تھی۔ اس پر تعمیر مسجد کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اغلباً افتتاح بھی ہو چکا ہے۔ اور وہاں کے امام جماعت شمس الدین صاحب جنوری میں تبلیغی دورہ کرتے ہوئے ابو جیسے ضروری مقام پر بھی جائینگے جنوبی نائیجیریا۔ اس علاقہ کے لوگوں کی حالت بھی روبہ ترقی ہے۔ مسجد کے مقدمہ میں انہیں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ تمام کاروبار تبلیغ امام اجو کے ماتحت ہو رہا ہے۔ جو محنت اور محبت سے کام کر رہے ہیں ۔

ماریشس مشن

ماریشس میں صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کام کر رہے ہیں۔ یہ وہی علاقہ ہے۔ جس کی زمین احمدیت کے نوجوان مبلغ مولوی عبید اللہ صاحب کے جسد کو اپنے پیٹ میں حمل کئے ہوئے ہے۔ اور یوم النشور تک حمل کئے رکھیگی چند دنوں سے آریوں کے بعض مشہور لیکچراروں نے اس علاقہ کو اپنی دوڑ دھوپ کا میدان بنا کر اس میں اپنا تبلیغی پروپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ صوفی غلام محمد صاحب اور دوسرے احمدی احباب کی مساعی جمیلہ بروقت ان کے بد اثر کو زائل کر رہی ہیں۔ اور وہ وقت بعید نہیں۔ کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئی کے مطابق آریہ مت ہر جگہ دم توڑ کر ہمیشہ کے لئے سرد ہو جائے۔ بحیثیت مجموعی اس علاقہ کا کام بھی تسلی بخش اور روبہ ترقی ہے ۔

دیگر علاقہ جات

ماسوا ازیں بہت سے دوسرے علاقہ جات ہیں۔ بخوف طوالت جن کا ذکر نہیں کیا جاتا وہ ترقی کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں۔ اور جو جو دوست بحیثیت مبلغ ان علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی پوری طاقت سے اس میں کوشاں ہیں ۔

تبلیغ ہند

اب اس تبلیغ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو سال زیر رپورٹ میں اندرون ہند کی گئی ۔

(۱) تبلیغی دورے۔ یہ وہ دورے ہیں۔ جو یکم ستمبر سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام احمد صاحب۔ اور حافظ جمال احمد صاحب نے کئے۔ ۳۱۹ دیہات میں ان لوگوں نے دورے کئے۔ ان کے ماسوا اس صیغہ میں دو اور مبلغ لگائے گئے ہیں۔ ان کا کام جماعتوں میں تبلیغی نظام کا قائم کرنا اور جماعتوں کا تبلیغی نقطہ نگاہ سے معائنہ کرنا ہے۔ ان نئے مبلغین نے اپنے تقرر کے بعد ۸۹ دیہات کا دورہ کیا ہے۔

ان کے علاوہ تعطیلات موسم گرما میں بعض اساتذہ ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ نے سرحد یوپی اور پنجاب وغیرہ علاقوں میں دورے کئے۔ جن کی مجموعی تعداد ۱۳۳ اور ان ہر سہ قسم کے دوروں کو اگر یکجا کیا جائے۔ تو ان کی جمع ۵۴۱ ہو جاتی ہے ۔

(۲) مباحثات۔ چونکہ مباحثات کے نتائج بالعموم اچھے نہیں ہوتے۔ اس لئے امسال مباحثات سے حتی الامکان پرہیز

کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر مباحثے کئے گئے۔ جن کی تعداد ۱۴ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے مباحثات ہیں۔ جن میں غیر احمدیوں نے غیر مذاہب کے بالمقابل ہمیں مدعو کیا۔ مثلاً بہرام پور میں جو مباحثہ آریوں کے ساتھ تھا۔ اس میں انہوں نے ہم سے اپنے علماء بھیجنے کی درخواست کی ۔

(۳) تبلیغی جلسے۔ جموں۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ علی گڑھ یونیورسٹی بھٹنڈہ وغیرہ کے غیر احمدی احباب نے ہمارے علماء کو اپنے جلسوں پر بلا کر تقریریں کرائیں۔ جو بہت ہی پسند کی گئیں۔ ان کے علاوہ اپنی جماعت کے انتظام کے ماتحت جو جلسے ہوئے۔ ان کی تعداد دس ہے ۔

(۴) تبلیغی وفود۔ اس سال ہندوستان اور پنجاب میں تبلیغی دورے کرنے کے لئے چار خاص تبلیغی وفود بنائے گئے اور ملک کی جغرافیائی شکل و حیثیت کو مدنظر رکھ کر اس ترتیب سے ان کے دوروں کو تجویز کیا گیا۔ کہ ضروری ضروری مقامات سے کوئی بھی ایسا نہ رہ جائے۔ جہاں نہ پہنچ سکیں۔ سو الحمدللہ کہ اپنے اپنے وقت مقررہ کے اندر یہ ہر چہار وفود بصد کامیابی و کامرانی دورہ کر کے واپس آ گئے۔ اگرچہ بعض بعض مواقع پر ان کو مشکلات بھی پیش آئیں۔ اور ان کو تنگ کرنے اور دکھ پہنچانے میں مخالفین کوتاہ اندیش نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان وفود کا خرچ ان جماعتوں کے ذمے ہوتا تھا۔ جن کے علاقہ میں جاتے تھے۔ اصحاب وفود کے علاوہ اگر ضرورت پڑتی تو اور دو مبلغوں کو بھی ان کے ہمراہ لگا دیا جاتا تھا ۔

ان ہر چہار وفود پر کل خرچ ۱۳۸۵ روپیہ اور آمد ۷۴۴ روپے ۵ آنے ہوئی۔ اور ۶۴۰ روپے ۱۱ آنے ہنوز ان جماعتوں سے واجب الوصول ہیں۔ جن میں یہ دورے ہوئے ۔

(۵) سال گذشتہ میں صرف ۸۳ تبلیغی اجلاس ہوئے تھے اس سال ان میں ۶۷ کا اضافہ ہوا۔ گویا کل ۱۵۰ جلسے ہوئے جن میں ۵۱۳ تقریریں ہوئیں ۔

سیکرٹریان تبلیغ جماعتہائے بیرونی

مرکزی دفتر کے رجسٹر میں ان صاحبان کی کل تعداد جو درج ہے۔ وہ ۲۰۶ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کام کرنے والے اور کام کر کے اپنی رپورٹیں بھیجنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ ان صاحبان کو اس طرف پوری پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

ان جماعتوں کی تعداد صرف ۴۴ ہے۔ جو کام کر کے رپورٹ بھی مرکز میں بھیجتی ہیں۔ ان جماعتوں میں سے [illegible] شملہ اور فیروزپور کی جماعتوں کی مساعی جمیلہ خاص طور پر شکریہ کی مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے خاص طور پر اس سال تبلیغ کی کوشش کی اور جلسے کرائے ۔

لوکل تبلیغ

مرکز قادیان سے اس سال لوکل تبلیغ کا انتظام بھی کیا۔ مضافات اور مواضعات میں افراد قادیان نے ۶۰ سے ۱۰۲ آدمیوں تک اس تبلیغ میں حصہ لیا جلسے بھی کئے گئے۔ خدا کے فضل سے اس تبلیغ کا نتیجہ اچھا رہا۔ اور نواح قادیان کے ۳۸ اشخاص اس سال داخل سلسلہ ہوئے ۔

تبلیغ اچھوت اقوام

سمندری ضلع لائلپور میں دو مبلغ تین ماہ سے اچھوت اقوام میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں ان لوگوں کا بیشتر حصہ اسلام کی طرف راغب تو ہے۔ مگر بوجہ چند در چند مشکلات کے وہ ابھی ہچکچا رہا ہے۔ امید ہے کہ اگر یہ کوشش جاری رکھی گئی تو وہ لوگ داخل اسلام ہو جائیں گے۔ ایسا ہی ضلع گورداسپور میں بھی یہ کام جاری ہے۔ اور چند نو مسلمین اس کام کو کر رہے ہیں جن کی کوشش سے کئی گھرانے اچھوت اقوام کے مشرف باسلام ہو رہے ہیں۔

بیعت کنندگان

سال زیر رپورٹ میں تعداد بیعت کنندگان ۱۴۹۷ ہے۔ جو گذشتہ سال کی تعداد بیعت کنندگان پر نظر کرنے سے بہت ہی کم ہے گذشتہ سال ۱۹۴۲ تھی۔ مگر اس سال بجائے ترقی کے ۴۴۵ کی کمی واقع ہوئی ہے ۔

ممالک بیرونی میں سے سوائے افریقہ کے کہ جس کی طرف سے تا حال تعداد بیعت کنندگان موصول نہیں ہوئی۔ امسال ۲۹ نئے افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

تبلیغی نقطہ نگاہ اور تعداد بیعت کنندگان زیادہ ہونے کے سبب سیالکوٹ اس سال اول نمبر پر رہا۔ اس میں اس سال ۲۵۷ نفوس داخل بیعت ہوئے۔ ۱۱۷ نفوس کے داخل بیعت ہونے پر ضلع گورداسپور دوسرے درجے پر رہا۔ گجرات اور بنگال تیسرے درجہ پر ہے کہ ان میں سے [illegible] اشخاص نے بیعت کی۔

یوں تو جماعت احمدیہ ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے اور مختلف جماعتوں کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ لیکن ان میں سے جن علاقوں کی جماعتوں میں ترقی ہوئی ہے۔ ان کی تعداد ۵۳ ہے۔ بقیہ جماعتوں کے لئے بہت افسوس کی بات ہے۔

علاقہ سندھ میں تبلیغ

یہ علاقہ کچھ ایسا پیر پرست اور گور پرست واقع ہوا ہے۔ کہ لوگ کسی اور بات کو سننا مطلقاً پسند نہیں کرتے۔ اس علاقہ میں ۱۹۲۳ء میں کام شروع کیا گیا۔ ۵ مبلغ لگائے گئے۔ بعد ازاں مالی مشکلات کے سبب دو کو تخفیف میں لانا پڑا۔ جب کام شروع کیا۔ ٹنڈو [illegible] وغیرہ علاقہ میں غیر احمدی مولویوں نے سخت مخالفت کی۔ مگر باوجود اس مخالفت اور طوفان بے تمیزی کے ضلع نواب گنج۔ ریاست [illegible] پور۔ گمبٹ۔ روہڑی۔ سکھر۔ [illegible] جیکب آباد اور بھٹاروشاہ وغیرہ کے مواضعات میں تبلیغ کی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس سال ۹۰ کے قریب سعید روحیں اس علاقہ سے احمدیت میں داخل ہوئیں ۔

علاقہ ملکانہ میں تبلیغ

تبلیغی نقطہ نگاہ سے یہ علاقہ آگرہ فرخ آباد اور مین پوری [illegible] پر منقسم ہے۔ ان کے جدا جدا امیر تبلیغ ہیں۔ اور چھ چھ سات سات مبلغ ان کے ماتحت ہیں۔ [illegible] اپنے اخراجات کے آپ متکفل ہیں۔

یہاں بڑا کام آریوں کا مقابلہ اور بے خبر ملکانوں کو اسلام سے باخبر کرنا ہے۔ سو الحمدللہ کہ اس امر میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ آریہ بھی اب [illegible] اور ملکانے بیدار ہو رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور کئی ایک جگہ جماعتیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔

پرسارا (علی گڑھ) میں تبلیغ

اس علاقہ میں [illegible] سکول کھلے ہیں۔ جن کا [illegible] ہے۔ ان میں لاہوری پارٹی کام کر رہی تھی۔ ان کے دو زنانہ و مردانہ سکول بھی اس علاقہ میں جاری تھے۔ مردانہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی [illegible] مع اپنے عملہ کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ لاہوری پارٹی نے اپنا کام سمیٹ لیا ہے۔ اب ہر دو سکول ہمارے ہیں۔ ہم نے ضروری سامان وہاں بھجوا دیا ہے۔ ان کے علاوہ اور علاقوں سے [illegible] بھی شامل سلسلہ ہوئے ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

سیف الجبار

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ ملک عزیز احمد صاحب [illegible] تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔ جس میں [illegible] صاحب دربھنگی کے بعض اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ خصوصاً اس اعتراض کا جواب بہت مدلل طور پر دیا ہے۔ جو لوگ عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت چار آنے۔ ملک صاحب موصوف سے مل سکتا ہے ۔

نظم

مسدس اختر

جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر نے یہ مسدس ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود پڑھا۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔

حسن کے جاذبہ سے عشق اگر آگاہ نہ ہو
قیس کے جذبہ سے لیلیٰ پہ گر اکراہ نہ ہو
دلِ عاشق شررِ شوق سے گر ہے مضطر
گُلِ حسن آج یہاں رنگ دو شاخ ہوا
سرِ سوزن بھی اگر پردہ میں سوراخ ہوا
پہلے دل سخت تڑپتے تھے وہ دوری سے
شمع جب بزم کی اسٹیج پہ ہو چہرہ کشا
حسن خود کام اگر بام پہ ہے بے پردا
آج دونوں کی کشاکش کا تماشا ہو گا
آج موساؤں کا ہے طُورِ تجلیٰ پہ ہجوم
قادیاں قرب الٰہی سے ہے طورِ قیوم
شرط نعلین و عصا سے ہے مُعرّا ہوتا
جلسہ سالانہ کی ہے گرچہ یہاں پر تقریب
قادیاں کے ہے یہی موجب الہام قریب
علم ملکوت یہاں پر مُتداول ہو گا
ہے شفاخانہ یہ جلسہ پئے امراض نفوس
کاش منکر کو تو بیماری میں بھی ہے کابوس
ہے یہاں چشم بصیرت کی رمد کا لوشن
حرم قدس ہے اس جلسۂ اقدس کی بنا
عہد اقبال سلیمانی میں تکمیل ہوا
وہاں تابوت سکینہ میں تھا منّ و سلویٰ
اس علم کے مذبح پہ اگر دل ہے تو قرباں کر دو
روغنِ جاں سے شبِ دیں کو چراغاں کر دو
آلِ عمراں وہاں تھی ہے یہاں فضلِ عمر
مہرِ دین ہالۂ اسٹیج میں اب ہے روشن
رب کے نفحات سے دنیا ہے سراسر گلشن
حل یہاں اِنّی اَنَا اللہ کا مُعمّا ہو گا
عقل نے مجمع بحرین کا سِرّ پہچانا
یہاں کشتی کا ڈبونا ہے بچالے جانا
بھوکوں پہ مزدِ مشقت سے بنا دو دیوار
دلِ اخوانِ جفا جو ہوسِ جاہ میں ہے
قلب یعقوبِ حزیں نالہ و صد آہ میں ہے

پر پروانہ کو مشعل کی طرف راہ نہ ہو
جلوہ محمل کا بیاباں میں بھی ناگاہ نہ ہو
اس سے گلرخ میں بھی ہو شعلہ مزاجی کا اثر
جلوۂ ناز لبِ بام و سرِ کاخ ہوا
حسن بے پردہ ہوا عشق بھی گستاخ ہوا
آج ہے برق طپش سینوں میں مجبوری سے
لاکھوں پروانے ہوں بیتابی سے سرگرم فدا
دلِ عشاق کی کوشش ہے کشش میں یکتا
لاکھ کہہ طور و نبہ صرف ایک تجلیٰ ہو گا
گرم جوشی سے ہے سردی کا اثر بھی معدوم
محرم اس ارضِ حرم کا نہیں ہرگز محروم
ہاتھ چندے کی رقم سے ید بیضا ہوتا
لیک یہ مدرسہ ہے علم الٰہی کا عجیب
یاں رقایق کے حقائق میں دقائق ہیں غریب
فیل ہو گا جو خلیفہ کے مقابل ہو گا
نہ مرض نے عمل طب نہ دوائیں محسوس
ورنہ پاتے ہیں شفا ہند سے تا سرحد روس
دلِ تاریک بھی ہوتے ہیں چراغِ روشن
ہاتھوں داؤد زمانہ کے اساس اس کا بنا
قدس الاقداس کے حجرہ سے ہے اسٹیج سوا
پاک شجرہ میں ہے یاں نورِ خدا کا جلوہ
عود اموال سے مجمر کو فروزاں کر دو
سوختنی سے سوختنی کا یہاں ساماں کر دو
تحفۂ مہدی و فرزند مسیح اکبر
نورِ عرفاں سے پُر ایماں کا ہوا ہے دامن
بہر علم حالیہ سے یہ وادی ہے رشکِ ایمن
ظاہر اسما کی دلالت سے مسمّیٰ ہو گا
خضر و موسیٰ سے مراد احمد و عیسیٰ جانا
نفس کے قتل میں ہے روح قدس کا پانا
مخزنِ دینِ یتیماں کے بچاؤ [illegible]
یوسف ملتِ اسلام پڑا چاہ میں ہے
نامِ ناموسِ زلیخائے دلخواہ میں ہے

یہ کنعان محمدؐ کی خریداری میں
شُدھی اور سنگٹھن اس ملک میں ہیں تخمِ فساد
رُبعِ مسکون نہ مسلم ہے نہ اسلام آزاد
کرو تبلیغ سے اب سدِّ سکندر قائم
ہوا اسلام پہ طوفانِ حوادث کا شُیُوع
وقت پر ہو گیا مبعوث خدا کا ممسوح
اس سفینہ کے سوا کیسے ہو طوفاں سے نجات
حضرتِ مہدی مسعود و مسیح موعودؑ
دورِ آخر میں ملائک کے یہی ہیں مسجود
جنہیں ذوالفضل کے افضال کی امید ہی تھی
قادیاں قاتل ادیاں کا ہے ایجاز الحق
جمع قادی ہے جو قدو قسے ہوا ہے مشتق
ہوا دجال یہاں قتل یہاں ٹوٹی صلیب
پیکر احمدؐ و نیرنگ محمدؐ محمود
حکمت احمدؐ و فرہنگ محمدؐ محمود
خبرے میدہد احمد ز نام محمود
آج جو مملکتِ نفس کا تارک ہو گا
پُلِ صراط رہ احمدؐ کا جو سالک ہو گا
دین و دُنیا میں بجز کھونے کے پانا ہی محال
جب علی ابن حسین آئے حرم بہر طواف
نظر آیا وہیں ہنگامۂ محشر انہیں صاف
آپ کے حق میں یہ کیوں حشر کا ہنگامہ نہ ہو
رنجدہ دانت کا کھونا جو نہ کرتا ہو پسند
جائے ایثار رکھے مال کو جو مٹھی میں بند
مال دیگر بخدا جان کا دینا سیکھو
عقل کے اندھوں کے نزدیک ہے بیکار دلیل
صدق احمدؐ پہ نہ ہو گر کوئی زنہار دلیل
نورِ دیں فضل عمر سے دو جہاں میں روشن
طلعت حضرت محمودؐ پہ بے تاب ہے دل
چشم خوابیدہ کے افسوں سے جو بیخواب ہے دل
مستحق ہو کر جو خودی سے بخدا دور ہوا
حضرت فضل عمر! ظلِّ خدائے دادار
موجزن ساحل لب پر ہے دُرِ شہوار
جوں صدف نطق گہربار سے دل گنج ہوئے
کاش! اگر اختر بیتاب کا یارا ہوتا
نور بہ سایہ کہ [illegible] ہوتا
نور کرتے ہیں سایہ کو حقیقت میں حضور
فلک آختر کے لئے کاش ترا در ہوتا
خشت در کے عوض اختر کا اگر سر ہوتا
فیض سنگ درِ دولت سے ہے شعاعِ خورشید

مال و جاں سب کر دو ایثار وفاداری میں
علماء زیغ شقاوت ہیں تو لیڈر بھی ہیں کھاد
قوم یاجوج کے فتنوں سے ہے عالم برباد
احمدیت کے سوا امن ہو کیونکر قائم
نہ رہی فتح و فتوح اور نہ رہی راحت رُوح
جسکی بعیت ہوئی عالم کے لئے کشتیٔ نوح
واصنع الفلک کے فرماں میں ہے مومن کی حیات
جن میں ہے جملہ رسولوں کی رسالت موجود
کاش ابلیسی ہوئے کبر و اِبا سے مردود
خشک توحید یہ مغروری تھی توحید نہ تھی
قادیاں قدعہ ہے جہدی سے ہو جیکی رونق
قدس و کعبہ میں یہاں معنی میں باہم ملحق
ہوا اسلام کو ادیاں پہ یہاں غلبہ نصیب
ہمّتِ احمدؐ و آہنگ محمدؐ محمود
بوئے احمدؐ دہد و رنگ محمد محمود
برتر از جملہ مقام است مقام محمود
ملک و ملکوت میں کونین کا مالک ہو گا
وارثِ آدم و مسجود ملائک ہو گا
جو نہیں کھوتا وہ پاتا بھی نہیں ہے ہر حال
پُر تھی انبوہ خلائق سے حطیم اور مطاف
گر پڑے ہول سے بیخود۔ کہو گستاخی معاف
کیا یہ اعمال کا مجمع میں کھلا نامہ نہیں
جان دینے کا وہ ہوتا ہے کہاں خواہشمند
مال و جاں دینے پہ کس طرح وہ ہو گا خورسند
عیش فانی کے عوض باقی کا لینا سیکھو
لیک کر دیتی ہے داناؤں کو بیدار دلیل
ذات محمودؐ ہے مجموعۂ بسیار دلیل
دل و جاں کون و مکاں روح و رواں ہیں روشن
طپش برق ہے بے تابیٔ سیماب ہے دل
چشم حیران خور آئینۂ مہتاب ہے دل
سُرمہ ہو کر نظرِ یار میں منظور رہا
دل ترا علم لدنی سے ہے بحرِ زخّار
مخزنِ گنجِ گراں سنگ ہیں گوشِ ادوار
سینے حکمت کے جواہر سے گہر سنج ہوئے
سایہ بنکر پسِ دیوار گذارا ہوتا
خل سرمہ یہ غبار آنکھوں کا تارا ہوتا
جس طرح کوئی سیاہی سے لکھو آیتِ نور
نقشِ سجدہ کے وطن میں ہی مرا گھر ہوتا
اسکی مٹی کا ہر اک ذرہ صد اختر ہوتا
خط پیشانی ساجد ہے شعاع خورشید

==

اسلام کی ایک خاص خصوصیت

ہر حالت میں ذکر الٰہی ۱

(ترجمہ از ریویو انگریزی)

عربی زبان میں ایک کہاوت ہے۔ کہ جتنا زیادہ کوئی شخص کسی شے سے محبت کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ اس کا ذکر کرتا ہے۔ یہ ضرب المثل بے معنی نہیں۔ بلکہ نہایت ہی مطلب خیز ہے۔ اور اپنے اندر بہت بڑی حقیقت رکھتی ہے۔ قصہ مشہور ہے۔ کہ چند راہ گیر جو سفر سے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ اثنائے راہ میں رابعہ بصریؒ کی مسجد میں جو کہ زہد و پارسائی میں شہرہ آفاق تھیں۔ سستانے کے لئے اتر پڑے اور صحن مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی مذمت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ صبح سے ظہر ہو چلی۔ مگر ان کی بدگوئی ختم نہ ہوئی۔ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر وہ دنیاداری کی برائی میں سرگرم بحث ہوئے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ حضرت رابعہ بصریؒ ان کی آنکھوں سے اوجھل اپنے حجرہ میں بیٹھی ان کی تمام گفت و شنید سنتی رہیں۔ اور جب بعد فراغت نماز عصر یہ لوگ پھر اسی باب مکالمت کو وا کرنے لگے تو انہوں نے کہا۔ تمہارے دلوں میں اس تحقیر و تنفر کے نیچے دنیا کی بیحد محبت چھپی ہوئی ہے۔ ورنہ یہ ناممکن تھا۔ کہ تم اس کے متعلق اس قدر ذکر اذکار کرتے۔ اور چونکہ مسجد میں تم دنیا کی تعریف و توصیف کر نہیں سکتے تھے۔ اس لئے اس کو برا بھلا کہتے اور اس کی مذمت کرتے رہے ہو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ تم کسی نہ کسی بہانے دنیا کی باتیں کرنا چاہتے ہو۔

پس یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جتنا ہم کسی چیز سے محبت کرتے ہیں۔ اتنا ہی ہم اسے یاد بھی رکھتے ہیں۔ اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ ایک کسوٹی ہے۔ جس سے کسی کی کسی چیز سے محبت کی پرکھ ہو سکتی ہے اس پر پرکھنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت زر خالص کی طرح بالکل کھری اور صاف ثابت ہو جاتی ہے۔ خلاق دو جہاں سے جو آپؐ کو محبت تھی۔ وہ اس قدر مضبوط اور اتنی زیادہ تھی۔ کہ جب دیکھو۔ جس گھڑی دیکھو اسی کا ذکر زبان پر ہے۔ ٹھکنا کس بلا کا نام تھا۔ آپؐ تو تسلی ہی یاد الٰہی سے پاتے تھے۔ اور آپؐ کے دل کا چین ہی یہی تھا۔ کہ اپنے منعم حقیقی کا ذکر کرتے رہیں۔ آپؐ از سرتا پا اسی دھن میں محو رہتے۔ اور اسی دھن میں محو رہنے کا ارشاد بھی فرماتے تھے۔ آپؐ نے اپنے متبعین کا یہ فرض قرار دیا۔ کہ ہر کام کی ابتدا میں خواہ وہ کام کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ خدا کا نام لیا کریں۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کیا کریں۔ ایک مسلمان کے لئے یہ لازم ہے۔ کہ تناول طعام سے پہلے وہ خدا کا نام لے۔ یعنی بسم اللہ پڑھے اور خاتمہ طعام پر بھی خدا ہی کا شکر بجا لائے۔ پس مسلمان جب رات کو سوتا ہے۔ تو بھی اسی سے حفاظت کے لئے ملتجی ہوتا ہے۔ اور جب صبح کو بیدار ہوتا ہے۔ تو بھی اسی کے احسانات کا گن گاتا ہے۔ جب وہ تکلیف میں ہوتا ہے تو بھی خدا ہی کی پناہ طلب کرتا ہے۔ اور جب آرام و چین میں ہوتا ہے تو بھی خدا ہی کے اکرام و انعام کا شکر ادا کرتا ہے۔ اسی طرح اسکے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جب وہ [illegible] باندھے تو بہر دعا ہاتھ اٹھائے اور جب وہ مع الخیر واپس گھر پہنچ جائے تو بھی سر عبودیت کو از راہ شکر گذاری خدا ہی کے آستانہ مقدس پر رکھے۔ جب کوئی مسلمان بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے اوّل الفاظ اذان اس کے کان میں ڈالے جاتے ہیں اور جب وہ عنفوان شباب میں پہنچکر متاہل زندگی اختیار کرتا ہے۔ تو بھی اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ مسلسل مجاہدات سے زہد و ورع اختیار کرے۔ پھر جب وہ سفر رحلت اختیار کرتا ہے۔ تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ صبح۔ ظہر۔ عصر شام اور عشاء کے وقت نماز پڑھنا اور عبادت کرنا اس کا فرض ہے۔ اور ان نمازوں کے درمیانی اوقات کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ کہ وہ یاد خدا سے غافل نہ ہو اور "دل بہ یار دست با کار" اس کا وطیرہ ہو۔

غرض خدائے برتر کا عشق اور اسکی یاد کا مزہ کچھ اس طرح اس مقدس نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رگ رگ میں رچ گیا تھا۔ کہ یورپین مصنف جنہوں نے آپؐ کے سوانح حمیدہ و خصائل محمودہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس بات کے کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ یاد الٰہی آپؐ کی ایک خاص اور زبردست خواہش تھی۔ اور بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خدا کا جنون تھا۔ اگرچہ اس لفظ (جنون) کے وہ معنے تو نہیں۔ جو کہ وضیع اور کریہ مفہوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لفظ اس حقیقت کو شمس بازغہ کی طرح آشکارا کر رہا ہے۔ کہ آپؐ کے دل میں آفریدگار کون و مکان کی بے انتہا محبت تھی۔ اور اسی محبت نے ہی جو آپؐ کے رگ و ریشہ میں سرایت پذیر تھی۔ آپؐ کو عشق مولا میں دیوانہ سا بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کے ذرہ ذرہ میں آپؐ کو خدا کا جلال نظر آتا تھا۔ آسمان و زمین۔ مہر و ماہ۔ سیارے و ستارے پہاڑ و سمندر۔ حیوانات و نباتات غرض ہر ایک شئے میں اللہ تعالے ہی کی شان اور اللہ تعالے ہی کا جلال آپ کو دکھائی دیتا تھا۔

کیا اسلام کے سوا کوئی اور مذہب بھی ایسا ہے۔ جس نے یاد الٰہی کے مضمون پر اس قدر زور دیا ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور نبی بھی ایسا ہے۔ جس نے ذکر الٰہی اس حد تک کیا ہو؟ ہرگز کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔ تو کیا پھر یہ امر ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپؐ الہام اور عرفان الٰہی میں تمام انبیاء سے بڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے حد سے بڑھ کر خدا کا ذکر کیا۔ (محمود ۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور

مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری

خدا کا جری دنیا میں آیا۔ ہزارہا نشانات اس کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ وہ بشیر و نذیر اور اللہ تعالٰے کے جلال و جمال کا مظہر تھا۔ اس نے بشارت سے بھی اپنی صداقت کو ثابت کیا۔ ور قہری نشانوں سے بھی اپنی راستبازی پر مہر کی۔ لیکھرام۔ ڈوئی چراغ دین جمونی۔ اسمٰعیل علیگڈھی وغیرہ کی موت آپ کی نبوت کے زبردست گواہ ہیں۔ آپ نے دلائل و براہین کے بعد آخری فیصلہ (مباہلہ) کے لئے معاندین کو للکارا اور علماء کو نام بنام دعوت مقابلہ دی۔ اور لکھا۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو۔ اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے۔ اور نہ ٹھٹھا کرنے والی مجلسوں سے الگ ہو" (انجام آتھم ص ۶۷)

اس دعوت مباہلہ کے مخاطبین میں سے گیارھواں نمبر مولوی ثناءاللہ امرتسری کا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔

(۱)

حضرت مسیح موعود (ع) "میں نے سنا ہے۔ بلکہ مولوی ثناءاللہ امرتسری کی دستخطی تحریریں میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں۔ کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جاوے" (اعجاز احمدی) "اگر اس چیلنج پر وہ (ثناءاللہ) مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مرینگے" (اعجاز احمدی ص ۳۷)

مولوی ثناءاللہ امرتسری "چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں" (الہامات مرزا ص ۸۵ طبع دوم)

(۲)

مگر لوگوں نے مولوی ثناءاللہ کو مباہلہ کے لئے مجبور کیا۔ جس پر ان کو لکھنا پڑا۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری "البتہ آیت ثانیہ (یعنی قل تعالوا ندع ابناءنا الآیہ) پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔ میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے

کیا رہوں۔ جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے۔ جیسے مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے" (اہلحدیث ۲۲ / جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

از طرف حضرت مسیح موعودؑ

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ (آپ) بیشک قسم کھا کر بیان کریں۔ کہ یہ شخص (مرزا صاحب) اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور بیشک یہ بات کہیں۔ کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے۔ اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔" (اخبار بدر ۴ / اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جواب الجواب

"میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے۔ مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے۔ مباہلہ نہیں کہا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔" (اہلحدیث ۱۹ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

سے

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

(۳)

یہ گریز۔ یہ فرار ایسا نہ تھا۔ کہ جو اہلحدیث کیمپ میں کھلبلی نہ مچا دیتا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ نے اپنے عقیدت مندوں کی دگرگوں حالت دیکھتے ہوئے "قہر درویش برجان درویش" کے مطابق لکھ دیا:۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری

"مرزائیو! سچے ہو تو آؤ۔ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کیلئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو۔ سب امت کیلئے کافی نہیں ہو سکتا۔" (اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

حضرت مسیح موعود

آپ نے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور فوراً ۱۵ / اپریل ۱۹۰۷ء کو دعائے مباہلہ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرمایا جس میں آپ نے یہ معیار تحریر فرما کر کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے کاذب پہلے مرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائی:۔

"اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔"

اور مولوی ثناء اللہ کو لکھا:۔

"میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ / اپریل ۱۹۰۷ء)

(۴)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار کو دعائے مباہلہ ہی قرار دیا۔ کیونکہ اس نے جواب میں لکھا:۔

(۱) "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا" (۲) "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"

(اہلحدیث ۲۶ / اپریل ۱۹۰۷ء)

اگر یہ یکطرفہ دعا تھی۔ تو اس کے جواب میں مندرجہ بالا سطور لکھنے کا کیا مطلب؟ اور اپنی عدم منظوری کا تذکرہ چہ معنی دارد۔ [illegible] مرزائیو! کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔" (اہلحدیث ۲۶ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

پھر لکھا ہے:۔

(۳) "کرشن قادیانی نے ۱۵ / اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا" (مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۸)

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کو دعائے مباہلہ قرار دیا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک بغیر مباہلہ کرنے کے کاذب کا پہلے مرنا ضروری نہیں۔ چنانچہ آپ اس اشتہار کے کئی ماہ بعد فرماتے ہیں:۔

"یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنیوالوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ ہاں مباہلہ جھوٹا کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔ ہم تو ایسی باتیں سن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے الٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے۔ کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی ولی قطب غوث کے زمانہ میں ہوا۔ کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں۔ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے۔ کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں۔ تو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتے ہیں۔ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں۔ کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ و برباد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے"

(اخبار الحکم ۱۰ / اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

مندرجہ بالا اقتباس کا مطلب عیاں ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب ہے۔ چنانچہ انہوں نے صاف لکھا ہے:۔

"آنحضرت علیہ السلام باوجود سچا نبی ہونیکے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ مسیلمہ باوجود کاذب ہونیکے صادق سے پیچھے مرا۔"

(مرقع قادیانی بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

(۶)

کیا مولوی ثناء اللہ نے حضرت مرزا صاحب سے مباہلہ کیا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس نے دعوت مباہلہ کے جواب میں صاف انکار کر دیا اور لکھا:۔

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"

الغرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق فیصلہ کو منظور نہ کیا۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مرے۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعودؑ کے اس معیار کو منہاج نبوت کے برخلاف بتلایا۔ اور نائب ایڈیٹر کی طرف سے اس پر یہ حاشیہ شائع کیا۔

"آپ اس ڈھکوسلے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سنو ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں"

(اہلحدیث ۲۶ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ حاشیہ)

اور پھر نائب ایڈیٹر کے تحریر کردہ اور اپنے شائع کردہ مندرجہ بالا طریق کے متعلق لکھا: "میں اس کو صحیح جانتا ہوں" (اہلحدیث ۳۱ / جولائی ۱۹۰۸ء)

(۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری زندہ رہا۔ اے قوم کے دانشمند لوگو! یوم حشر کو مد نظر رکھ کر اس بات پر غور کرو۔ کہ دریں صورت حضرت مرزا صاحبؑ کا فوت ہو جانا اور مولوی ثناء اللہ کا زندہ رہنا کیا ثابت کرتا ہے۔ کیا یہی نہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب مثیل مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والسلام) اور مولوی ثناء اللہ مثیل مسیلمہ کذاب ہے۔

بھائیو! اگر یہ قاعدہ درست اور صحیح ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے"۔ تو بتلاؤ۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کیا ثابت ہوئے؟ اور قدرت نے کس کو کاذب قرار دیا؟ سے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) سیکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

نوٹ:۔ تقسیم کرنے والے احباب دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے مندرجہ بالا پتہ سے یہ مضمون طلب فرما سکتے ہیں۔

336

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا عظیم الشان نشان

زار کا عبرتناک انجام

([illegible])

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ جنگ عظیم کے متعلق اس کے واقعہ ہونے سے کئی سال قبل جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ اس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ پوری ہوئی - کہ ایک ایسا شخص جسے یہ معلوم نہ ہو - کہ اس پیشگوئی کے اشعار جنگ سے بہت قبل کہے گئے ہیں - وہ یہی سمجھے گا - کہ جنگ کے واقعات اور حالات کو مد نظر رکھکر انکے واقعہ ہونیکے بعد یہ شعر کہے گئے ہیں - وجہ یہ کہ جو جو باتیں ان میں بتائی گئی ہیں وہ بعینہٖ اسی طرح پوری ہوئی ہیں - مثلاً آپ نے فرمایا تھا ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار

حالات جنگ کا مطالعہ کرنے والے بتا سکتے ہیں - کہ یہ نشان کس صفائی کے ساتھ ظہور پذیر ہوا - اور کس طرح دیہاتوں - شہروں اور مرغزاروں نے گردش کھائی - دنیا کا کوئی گاؤں اور کوئی شہر نہ ہوگا - جو اس جنگ نے ہلا نہ دیا ہو - اور جس تک اس کا اثر نہ پہنچا ہو - اور اس سے قبل کوئی ایسی جنگ اور کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا - کہ ساری دنیا کی آبادی پر جو اس زور کے ساتھ اثر انداز ہوا ہو - پھر نئے نئے سامان جنگ کی وجہ سے جس قدر مرغزار اس لڑائی کے دوران میں تباہ و برباد ہوئے - اس کی نظیر بھی پہلے کسی زمانہ میں نہیں مل سکتی ؛

پھر آپ نے فرمایا ؎

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

اس کی صداقت میں بھی کسی کو کلام نہیں - ہاں زلزلہ کے لفظ کے متعلق کہا جا سکتا تھا - کہ اس سے تو وہ حادثہ مراد ہے - جو زلزلہ کے عام مفہوم یعنی بھونچال سے واقعہ ہو - مگر اس کا ازالہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت فرما دیا تھا چنانچہ آپ نے اس لفظ زلزلہ کے متعلق حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا :-

"خدا تعالےٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے - اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا - جو نمونہ قیامت ہوگا - بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے - جس کی طرف سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے - لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا - ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو - بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو - جو قیامت کا نظارہ دکھلائے - جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو - اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے ! ! اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو - اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا "

یہ الفاظ بتا رہے ہیں - کہ اس زلزلہ سے مراد وہ زلزلہ نہیں جسے بھونچال کہا جاتا ہے - بلکہ اس سے مراد "شدید آفت" تھی "جو قیامت کا نظارہ دکھلائے " "جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو " "اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے " اب کون ہے - جو اس بات کا انکار کر سکے - کہ گذشتہ مہیب جنگ نے فی الواقعہ دنیا کو قیامت کا نظارہ دکھا دیا - اور کون ہے جو یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہو - کہ اس جنگ کی نظیر پہلے کبھی زمانے نہیں دیکھی - اسی طرح کسی کو اس میں بھی کلام نہیں ہو سکتا - کہ اس جنگ کی وجہ سے جس قدر جانوں اور عمارتوں پر تباہی آئی ہے وہ بھی بے نظیر ہے - اور اس طرح یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی ہے ؛

اس پیشگوئی کے متعلق اور تفصیل بھی حضرت مسیح موعودؑ نے اشعار میں بیان فرمائی ہے - اور آپ کے فرمودہ ایک ایک لفظ کی تصدیق واقعات اور حالات جنگ سے دکھائی جا سکتی ہے مگر اسوقت ان میں سے صرف ایک بات کے متعلق کچھ کہنا ہے - اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ؎

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

یعنے وہ اس قدر "شدید آفت" ہوگی - کہ اس خوف سے سب چھوٹے بڑے مضمحل ہو جائیں گے - اور عام لوگوں کا تو کہنا ہی کیا ہے - زار جیسا پر شوکت و پر سطوت شہنشاہ جو اپنے جبر اور سختی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر رکھتا ہے - وہ بھی اس وقت "با حال زار" ہو جائیگا ؛

یہ صاف بات ہے - کہ ساری دنیا میں صرف شہنشاہ روس ہی زار کے لقب سے مشہور تھا - اور اس کا اسقدر رعب اور دبدبہ تھا کہ اس کے نام سے سارا روس تھراتا اور کانپتا تھا - اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اس کا اسی دنیا میں "حال زار" ہو جائیگا - لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک چھوٹے سے گاؤں میں بیٹھ کر کئی سال پہلے جو بات کہی تھی اور اسوقت کہی تھی - جبکہ زار روس کا طوطی ساری دنیا میں بول رہا تھا - جب دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اس سے دوستی رکھنا اپنے لئے فخر اور اپنے ملک کے لئے نہایت مفید سمجھتے تھے - جب وہ دنیا کے سب سے بڑے ملک اور علاقہ پر خود مختارانہ حکومت کر رہا تھا - اور کسی کی اتنی مجال نہ تھی کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی کسی بات کو رد کر سکے - ان حالات میں کون کہہ سکتا تھا کہ ایسی گھڑی بھی آ سکتی ہے - جب ایسا پر سطوت اور پر شوکت شہنشاہ "با حال زار" ہو جائے گا - مگر وہ گھڑی آئی - جس کا پتہ قبل از وقت حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر دیا تھا - اور اس نے آ کر زار کو "با حال زار" بنا دیا ؛

دنیا کے اس بہت بڑے انسان کا معہ اس کے تمام خاندان کے جنگ عظیم کے دوران میں جو عبرتناک انجام ہوا - اس کے متعلق بہت کچھ بیان ہو چکا ہے - لیکن حال میں ان لوگوں کا اپنا بیان شائع ہوا ہے - جنھوں نے اس کام کو سر انجام دیا - اور اس بارے میں حسب ذیل تار اخبارات میں شائع ہوا ہے -

" لنڈن - ۱۳ ر دسمبر - حکومت سودیٹ کی طرف سے یہ پہلا موقعہ ہے - کہ ۱۹۱۸ء میں زار روس کے خاندان کے قتل کئے جانے کے واقعات اب شائع ہوئے ہیں - ابتک صرف زار روس کو گولی سے مارے جانے کو تسلیم کیا گیا ہے اخبار "ٹائمس" کا نامہ نگار مقیم ریگا لکھتا ہے کہ جو واقعات شائع کئے گئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زار روس کو اکیٹرنبرگ میں نظر بند کیا گیا تھا تو ان کے خاندان کی پوری حفاظت کی جاتی تھی - یہاں تک کہ انہیں کھڑکیوں تک آنے کی بھی اجازت نہ تھی - مبادا کہ وہ باہر کے لوگوں سے اشاروں سے گفتگو نہ کریں - ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ شہزادی تاتیانہ نے کھڑکی کے باہر دیکھا تو سنتری نے گولی چلائی - اس کے بعد سے پھر شاہی خاندان نے کبھی جرأت نہیں کی - مرکزی حکومت کا ابتدا میں خیال تھا کہ زار کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے - اور ٹراٹسکی سرکار کی طرف سے پیروی کریں - لیکن ۱۲ ر جولائی کو یہ طے کیا گیا کہ بغیر مقدمہ کے زار کو گولی سے اڑا دیا جائے - قابل اعتبار اشتمالیین کو ہدایت کی گئی - کہ وہ محافظین کو اس حکم کی تعمیل میں پوری مدد دیں -

۱۶ ر جولائی کی آدھی رات کو شاہی خاندان سے کہا گیا - کہ وہ کپڑے وغیرہ پہن کر نیچے آئیں - کیونکہ مخالفین حکومت اس مکان پر گولہ باری کرنی چاہتے ہیں - شاہی خاندان میں سے کسی کو یہ خیال نہ ہوا کہ یہ صریح دھوکا ہے - لیکن جس وقت یہ لوگ نیچے آئے - تو حکومت کا حکم پڑھکر سنایا گیا - سب کے سب اسے سن کر ششدر رہ گئے - سوائے زار کے اور کوئی کچھ نہ بولا - زار نے کہا - "اچھا تم ہمیں کہیں اور نہیں لیجا رہے ہو " اس کے بعد گولیوں نے پھر کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ دیا - ۱۷ ر جولائی کو لاشوں کو بالکل تباہ کر دیا گیا "

("پایونیر" ٹائمس سروس)

یہ سارے کا سارا بیان سرتاپا انسانی بےکسی اور بےبسی کی نہایت عبرت ناک تصویر ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی انسان کسی وقت خواہ کتنا ہی زبردست اور طاقتور ہو۔ کتنا ہی رعب اور دبدبہ رکھتا ہو۔ جب اپنے اعمال کی پاداش میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو کوئی اس کا مددگار اور ہوا خواہ نہیں رہتا۔ بلکہ جنہیں وہ اپنا ہمدرد اور دوست سمجھتا ہے۔ وہی اس کے سب سے بڑے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اس کے متعلق زار روس کی مثال نہایت ہی عبرتناک ہے +

اس واقعہ کو خدا تعالےٰ نے قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس لئے ظاہر کیا تھا۔ کہ اگرچہ جنگ عظیم میں اور بھی بڑے بڑے عبرتناک اور دردانگیز واقعات رونما ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود جنگ کے ہمہ گیر اور عالمگیر اثر کے یہ کہنا بےجا نہیں۔ کہ ساری دنیا میں کوئی اور واقعہ ایسا نہیں ہوا جو اپنی شان اور اپنے انجام کے اعتبار سے زار روس کے واقعہ سے بڑھ کر ہو۔ بےشک کئی خاندان اس جنگ میں تباہ و برباد ہو گئے۔ اور ان کا کوئی نام لیوا نہ رہا۔ لیکن ان میں سے کسی کو بھی زار روس کے خاندان جیسی شہرت اور سطوت حاصل نہ تھی۔ ان کے پاس زار روس جیسی حکومت نہ تھی۔ اس جیسا وسیع ملک حکمرانی کے لئے نہ تھا۔ پھر اس جنگ کے نتیجہ میں کئی بادشاہ بھی بےتاج و تخت ہو گئے۔ حتےٰ کہ قیصر جرمنی جیسا زبردست بادشاہ بھی بادشاہ نہ رہا۔ لیکن ان میں سے کسی کو وہ واقعات اور حالات پیش نہ آئے۔ جو زار روس کو پیش آئے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کے متعلق خاص طور پر علم دیا گیا۔ تاکہ اتنا عظیم الشان اور ایسا بےنظیر واقعہ اس بات کی صاف اور نمایاں علامت ہو۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اس کے مرسل ہیں۔ اسی وجہ سے دنیا کے اتنے اتنے تغیرات کی خبریں بہت عرصہ قبل آپ کو دی جاتی ہیں۔

بلاد یورپ میں طوفان نوحؑ

گذشتہ چند دنوں میں یورپ کے کئی ایک ممالک میں تباہ کن طوفان باد و باراں آیا ہے۔ جس کی خبریں اخبارات حسب ذیل عنوانوں کے ماتحت شائع کر رہے ہیں۔ "یورپ میں قہر کی بارش" (زمیندار ۸ر جنوری)۔ "بلاد فرنگ پر قہر آسمانی" (ہمدم ۹ر جنوری ۱۹۲۶ء)۔ "فرانس پر خدائی قہر کا نزول" "جرمنی میں طوفان نوح علیہ السلام کا نظارہ" (سیاست ۸ر جنوری ۱۹۲۶ء)۔ "فرانس بلجیم اور ہالینڈ میں قیامت خیز سیلاب" (تیج ۸ر جنوری)۔ ہر چند اخبارات کے عنوان ہیں۔ قریباً اسی قسم کے عنوان دیگر اخبارات نے بھی لکھے ہیں +

اس قسم کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر ایک دردمند دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ جس کی رحمت ہر ایک چیز سے وسیع ہے اس کی طرف سے اس قسم کے عذاب دنیا پر نازل ہو رہے ہیں۔ جیسے پہلے انبیاء کے آنے کے وقت ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر ہو کیا وجہ ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور وراہ نمائی کے لئے کوئی سامان نہیں کیا۔ ہر ایک انسان کو اس سوال کا جواب تلاش کرنا چاہیئے +

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ر دسمبر۔ کل زبردست ہوا کے جھونکوں کے بعد لنڈن میں ایسی آندھی آئی۔ جس کی رفتار پچاسی میل فی گھنٹہ تھی۔ رعد بھی کئی دفعہ بشدت گرجی۔ اس سے خفیف سا نقصان بھی ہُوا +

اسکورڈ۔ ۲ر جنوری (سرکاری) ڈاک کی رو سے کل چند برطانیہ کے جنوبی حصص میں پھر موسم طوفانی ہُوا۔ رات بھر موسلا دھار بارش برستی رہی۔ ندی نالے چڑھ گئے۔ اگرچہ ان نقصانات سے جو دیگر بلاد یورپ میں ہو چکے ہیں۔ اس وقت نقصان کم ہُوا ہے۔ لیکن احتمال ہے۔ وادیوں میں سیلاب کا ڈر ہے +

ڈی سیورن وادی اور کاٹوسے نامی دریا ابل پڑے اور ان کے اطراف و جوانب میں پانی کا تختہ نظر آ رہا ہے۔ جگہ جگہ جھیلیں بن گئی ہیں۔ قصبیں اور بستیاں سب دریا برد ہو گئے +

ضلع دورسٹر میں دریائے سیورن کی سطح معمول سے ۱۶ فٹ بلند ہے۔ اور کل معلوم ہُوا دریائے ٹیمز میں بھی سیلاب آ رہا ہے۔ لیکن صرف نشیبی زمینوں میں پانی بھرا ہے۔ جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے کل جو شدید بارش ہوئی تھی۔ اس کے اثرات ہنوز معلوم نہیں ہوئے

محال سیونائے اور چرٹسی میں بوجہ سیلاب بہت سے بنگلے اور کوٹھیاں گھر گئے ہیں۔ جن میں کشتیوں کے ذریعہ آمد و رفت ہوتی ہے

علاوہ ازیں دوبارہ انگلستان میں شدید طوفان نمودار ہُوا۔ فاکسٹن اور ڈوور میں سر طلک موجیں ساحل پر آ کر اس بری طرح ٹکراتی تھیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ نصف شب کے بعد ہوا کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی۔ اور سمندر میں اس قدر تلاطم ہُوا کہ رات کے وقت جو جہاز بندرگاہ فاکسٹن جایا کرتا تھا۔ اسکو مجبوراً ڈوور آ کر لنگر انداز ہونا پڑا۔ سویڈن کا ایک جہاز مصیبت میں پھنس گیا۔ اور بندرگاہ پر لا سکا اس نے شور زیادہ ذرائع بچاؤ طلب کیا۔ تو کئی جہاز مدد کو دوڑے۔ آخر بچارے کو ایک جرمن جہاز نے کھینچ کر کنارہ لگایا +

طوفان کی رفتار ۸۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ رات کے وقت ٹیلیگراف اور ٹیلیفون میں خلل پڑ گیا۔ اور ڈاکخانہ میں جو "سکین خانہ" تھا۔ ۱۲ آدمی تھے۔ اس کی چھت پر ایک چمنی ٹوٹ کر گری۔ ایک آدمی ہلاک اور سات مجروح ہوئے +

فرانس میں دریائے سین میں بھی سیلاب آ رہا ہے۔ اور پیرس کی بعض بعض سڑکیں زیر آب ہیں۔ نواح پیرس میں بعض مقامات خراب ہو گئے ہیں۔ برنج ایفل پر جو آلہ لاسلکی نصب تھا۔ وہ بھی ہوا اڑا لے گئی +

ہالینڈ کے دریا سیوز و آل میں طغیانی اور نیک خوفناک طور پر بڑھ رہے ہیں۔ اور سخت تباہی اور بربادی پھیل رہی ہے۔ ریل کی سڑک کے پشتہ جات جگہ جگہ سے دریا برد ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے مقامات میں پشتوں کو خطرہ ہے۔ غالباً مہینوں ریل بند رہے گی بعض گاؤں خالی کر دیئے گئے۔ حکام رات دن جانفشانی کے ساتھ لوگوں کی مدد کر رہے ہیں +

بلجیم والوں نے امداد و اعانت مصیبت زدگان سیلاب کے لئے چندہ کھول دیا +

بخارسٹ ۱۲ر دسمبر۔ رومانیہ کے ولی عہد شہزادہ نے تخت رومانیہ اور بہ حیثیت شاہی خاندان کا ایک فرد ہونے کے جو حقوق خصوصی حاصل تھے۔ دست برداری کا اعلان کر دیا ہے۔ شاہ رومانیہ نے شہزادہ موصوف کے چار سالہ بچہ کو ولی عہد متعین کر دیا ہے۔ رومانیہ کے شہزادے نے سلطنت کا دعوےٰ اس لئے ترک کیا ہے۔ کہ اس نے ۱۹۱۹ء میں اوڈیسا میں "مس زیزف یمبر نیو" سے شادی کی۔ چونکہ یہ شہزادی نہیں بلکہ رعایا میں سے ہے۔ اسلئے حکومت نے اس شادی کو خلاف آئین قرار دیا۔ شہزادہ کو بغیر اجازت حاصل کئے ملک چھوڑنے کے عوض میں محکمہ حربیہ نے سزائے قید بھی دی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محبوبہ نے بھی بےشمار جائداد کی پروا نہ کی شہزادہ اس وقت میلان میں ہے۔ کابینہ شاہی کی استدعا کے باوجود شہزادہ اپنے ملک میں واپس آنے پر رضامند نہیں ہُوا +

کلکتہ ۲۷ر دسمبر۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے دہلی سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ بدخشاں میں افغانی سرحد کے جو محافظ تھے ان پر روسیوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ افغانستان کا ایک کمان افسر جان سے مارا گیا۔ بعض دیگر اشخاص بھی زخمی ہوئے۔ کابل کے سیاسی حلقہ میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے +

ایک سخت پہرہ میں لکسر سے طوطن خامن کی لاش قاہرہ لائی گئی۔ پھر اس کو برطانوی عجائب خانہ میں پہنچایا گیا۔ عنقریب اس کی عام نمائش کی جائے گی +

اکسفورڈ یکم جنوری۔ عورتیں نئے میدانوں میں کامیابی حاصل کر رہی ہیں۔ اس وقت اکونٹنٹوں کا جو آخری امتحان ہُوا تھا۔ اس میں پہلا انعام اور پہلا سرٹیفکیٹ مس ڈاڈ زور تھ سکنہ پارک کو ملا +

ہندوستان کی خبریں

سابق شاہ حجاز امیر علی مع اپنے عملہ کے عدن سے ڈاک کے جہاز "رانچی" پر سوار ہو کر یکم جنوری کو بمبئی پہنچا۔ اور وہاں سے بصرہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آپ بغداد میں قیام کریں گے +

اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میاں فضل حسین سردار سندر سنگھ مجیٹھیا کی جگہ ریونیو ممبر بنائے گئے ہیں۔ اور سر جان مینارڈ ممبر مال کی جگہ پر اس وقت تک متعینات رہیں گے۔ کہ جب تک ان کا جانشین مقرر نہیں ہو جاتا

(منشی عبد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)